مابہ الاختلاف دونوں کو اگر ایک ہی جگہ مل جل کر رہنا ہے تو اس کا طریقہ یہی ہو سکتا ہے کہ مابہ الاختلاف چیزوں کو زیادہ نہ ابھارا جائے اور اگر ان کو بیان کیا بھی جائے تو اس سنجیدہ اور معقول لب و لہجہ کے ساتھ کہ اس میں دوسرے پر طنز و تعریض کا شائبہ نہ ہو یہ زندگی کا ایک عام اصول ہے لیکن اس زمانہ میں مسلمان تاریخ کے جس نازک دور سے گذر رہے ہیں اس کا خصوصی مطالبہ [illegible] تقاضا ہے کہ [illegible] اصول پر سختی سے عمل پیرا ہوں اور ان کے ملی وجود کے لئے چاروں طرف سے جو خطر[illegible] کا متفق و متحد ہو کر مقابلہ کریں آخرت میں جس چیز کی باز پرس ہو گی اور صرف آخرت میں نہیں بلکہ دنیا [illegible] میں بھی کامیابی اور سرخروئی کا جس پر دارومدار ہے وہ صرف ایمان اور عمل صالح ہے۔ اس ایمان کا یہ تقاضا [illegible] ہے کہ اگر کسی طرف سے ہماری تاریخ ملی کی کسی محترم شخصیت پر حملہ ہو تو اس کا دفاع کریں لیکن کسی پر سب و شتم کرنا اور اس کی تنقیص و مذمت کے لئے تاریخ کے کمزور سہاروں سے مدد لینا ہرگز ایمان کا مقتضی نہیں ہے۔ ابوجہل اور ابولہب بڑھ کر اسلام کا اور پیغمبر اسلام کا دشمن کون ہے؟ لیکن ان پر لعنت بھیجنا نہ اسلام کی تعلیم ہے اور نہ ایمان کا منشا۔ پس جب ابوجہل اور ابولہب کا حال یہ ہے تو ظاہر ہے کہ جو حضرات مسلمانوں کے ایک بڑے طبقہ کے نزدیک واجب الاحترام ہیں ان کی نسبت تنقیص و مذمت کے الفاظ لکھنا کیونکر روا ہو سکتا ہے؟۔

جو فتنہ کہ اس وقت پیدا ہو چکا ہے ضرورت ہے کہ اس کو ختم کیا جائے اور اس کو فتنۂ عظیم بننے سے روکا جائے اس لئے ہماری رائے میں یہ مناسب ہو گا کہ سنی اور شیعہ علما جو کسی مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کر سکتے ہیں وہ کسی ایک جگہ جمع ہو کر پوری صورت حال کا جائزہ لیں اور کوئی ایسا موثر عملی قدم اٹھائیں جو اس فتنہ کا سد باب کر دے اور صورت حال کو بد سے بدتر ہونے سے بچالے۔

افسوس ہے پچھلے دنوں سید محمد احمد صاحب کاظمی کا انتقال ہو گیا مرحوم مولانا سید ظہیر احمد صاحب منگوری کے فرزند ارجمند اور ایک نامور خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ الہ آباد ہائیکورٹ کے بڑے کامیاب ایڈوکیٹ اور ممبر پارلیمنٹ تھے۔ پارلیمنٹ میں وقف ایکٹ کے مصنف وہی تھے نیشنلزم گویا ان کی گھٹی میں پڑا تھا۔ کانگریس کے علاوہ جمعیۃ علمائے ہند اور مجلس احرار کے بھی سرگرم کارکن تھے۔ اخلاقی اعتبار سے بڑے درویش صفت اور خدا ترس انسان تھے گذشتہ سال جب کہ حج کر کے آئے تھے اس وقت سے ان کی دینداری میں عظیم انقلاب